10th Class English Notes

Paragraph Translations

Unit No: 13

Faithfulness

وفاداری

Words / Meanings

affair ماجرا
countryman دیہاتی
Murder قتل کیا
demand مطالبہ کیا
justice عدل
crime جرم
caliph خلیفہ
defence حفاظت
Beam روشنی
guilty مجرم
nip چبانا
halted پڑاؤ ڈالنا
reeled لڑکھڑایا
anger غصہ
strength طاقت

subsequently نتیجتاً
surrender دستبردار ہونا
confess اقرار کرنا
anxious پریشان کن
sturdy مضبوط جسم کا
Accord باہمی رضامندی کرنا
safety حفاظت
witness گواہ
sentence سزا دینا
forgive معاف کرنا
save محفوظ کرنا
delay تاخیر کرنا
day of judgement قیامت
کا دن
trustee امین

grant عطا کرنا
goodness نیکی
surety ضمانت
address خطاب کرنا
accuser مدعی
endanger خطرے میں ڈالنا
perspire پسینہ آنا
applause تعریف
criminal مجرم
commander امیر
bystander پاس کھڑا ہونے والا
faithfulness وفاداری
praise تعریف کرنا
manliness جواں مردی
chivalry بہادری

Paragraph # 1

(1) Once Hazrat Umar رضی اللہ تعالیٰ عنہ, sitting in the Masjid of the Rasool صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم, was busy in the affairs of the state. Two young men, holding a strong and sturdy countryman, appeared before him. They complained to Hazrat Umar رضی اللہ تعالیٰ عنہ that the person had murdered their old father. They demanded justice by punishing the murderer for his crime.

ایک مرتبہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے ریاست کے معاملات میں مصروف تھے۔ دو نوجوان ایک مضبوط اور طاقتور دیہاتی کو پکڑے ہوئے ان کے سامنے پیش ہوئے۔ انہوں نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) سے شکایت کی کہ اس شخص نے ان کے بوڑھے باپ کو قتل کر دیا تھا۔ انہوں نے قاتل کو اس کے جرم کی سزا دے کر انصاف کا مطالبہ کیا۔

Paragraph # 2

(2) The Caliph looked at the young man and said, "You have heard the charge leveled against you. What have you to say in your defence?" The villager replied, "Commander of the Faithful, I plead guilty to the charge. I was leading my beloved camel. When I reached a garden and halted to rest, the camel nipped a few leaves off the hanging branch of a tree. The old man, on seeing this, hurled a stone at the camel with all his might. The stone caught the camel on the side of the head. It reeled and fell down dead. The camel was very dear to me. I could not control my anger, so I took the same stone that had killed my dear camel and hurled it at the old man with all my strength. The stone hit the old man on the head and subsequently killed him. At this, these two young men came to me and I surrendered myself to them".

خلیفہ نے نوجوان کو دیکھا اور کہا "تم نے اپنے پر لگائے گئے الزام کو سن لیا ہے۔ تمہیں اپنے دفاع میں کیا کہنا ہے؟" دیہاتی نے جواب دیا، "اے امیر المومنین، میں اعترافِ جرم کرتا ہوں۔ میں اپنے پیارے اُونٹ کو لے کر جا رہا تھا۔ جب میں ایک باغ میں پہنچا اور آرام کرنے کے لئے رک گیا تو

اونٹ نے ایک درخت کی لٹکتی ہوئی شاخ کے کچھ پتے کھالیے۔ یہ دیکھتے ہی بوڑھے آدمی نے اپنی پوری طاقت سے اونٹ کو ایک پتھر مارا۔ پتھر اونٹ کے سر کے ایک طرف لگا۔ جس سے اونٹ لڑ کھڑایا اور گر کر مر گیا۔

اونٹ مجھے بہت پیارا تھا۔ میں اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکا، پس میں نے وہی پتھر اٹھایا جس سے میرے پیارے اونٹ کو مارا گیا تھا اور پوری قوت سے بوڑھے آدمی کو دے مارا۔ پتھر بوڑھے آدمی کے سر پر لگا اور نتیجتاً وہ مر گیا۔ اس پر یہ دونو جوان میرے پاس آئے اور میں نے خود کو ان کے حوالے کر دیا"۔

Caliph:	As you have confessed your crime, there is no need of witnesses. You are, therefore, sentenced to death.
Villager:	I accept this sentence but request you to delay the execution for three days.
Caliph :	Why do you ask for delay in the execution of the sentence?
Villager :	My father on his death left some gold for my younger brother who is too young to be told about the place where I hid it. I have buried the gold in the earth in a field and no one knows the place. If my brother, on account of my death, does not get his due share, I shall be called to account on the Day of Judgment for being dishonest. Be kind and grant me three days' time. After handing over the gold to the trustee, I will return to face death.
Caliph :	Have you anyone who can stand as surety and who will be willing to suffer death if you fail to return?
Villager :	(Looking at the people present in the court and pointing to Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ) This gentleman will stand as my surety.
Caliph :	(addressing Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ) Do you agree to stand as surety?

Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ: I do.

Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ was a highly respected Sahabi. The Caliph accepted him as the surety. Both the accusers also agreed to it, and the criminal was allowed to leave.

خلیفہ: جیسا کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر چکے ہو اس لیے گواہوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا تمہیں موت کی سزا سنائی جاتی ہے"۔

دیہاتی: مجھے یہ سزا قبول ہے لیکن میری گزارش ہے کہ اس پر عمل درآمد کو تین دن کے لیے مؤخر کر دیا جائے۔

خلیفہ: تم سزا پر عمل درآمد کو مؤخر کرنے کے لئے کیوں کہتے ہو؟

دیہاتی: مرتے وقت میرے باپ نے کچھ سونا میرے چھوٹے بھائی کے لیے چھوڑا تھا وہ ابھی اتنا چھوٹا ہے کہ اُسے بتایا نہیں جا سکتا تھا کہ میں نے اُسے (یعنی سونا) کہاں چھپایا تھا۔ میں نے ایک کھیت کی زمین میں سونا دبایا ہے۔ جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ اگر میرا بھائی میری موت کی وجہ سے اپنا حصہ حاصل نہیں کرتا تو روزِ قیامت اس بد دیانتی پر میری باز پُرس ہو گی۔ مہربانی کیجئے اور مجھے تین دن کا وقت عنایت کریں۔ سونا کسی بھی امین کے حوالے کرنے کے بعد میں موت کا سامنا کرنے کے لئے واپس آ جاؤں گا۔

خلیفہ: کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص ہے جو ضمانت دے سکے اور جو تمہارے واپس نہ آنے کی صورت میں سزا موت بھگتنے کے لئے تیار ہو؟

دیہاتی: (عدالت میں موجود لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے اور حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ شریف آدمی میرا ضامن بنے گا۔

خلیفہ: (حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مخاطب ہوتے ہوئے) کیا آپ رضی اللہ ضامن بننے کے لیے رضامند ہیں؟

حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جی ہاں میں رضامند ہوں۔

حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، ایک نہایت معزز صحابی تھے۔ خلیفہ نے ان کو بطورِ ضامن قبول کر لیا۔ دونوں مدعی بھی اس بات پر راضی ہو گئے اور مجرم کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔

The third day dawned. The accusers and the surety were present at the Masjid of the Rasool صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. They were waiting for the criminal. As time passed, Sahabah رضی اللہ تعالیٰ عنہم felt anxious for the fate of Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ . When only an hour remained, both the accusers came forward and demanded from Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ their man.

Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ : Wait a little more. There is still time, if he does not come, I will give my life in his stead to fulfill the justice.

Caliph : In case the murderer does not return, the law will have its course.

Hearing this, the Sahabah رضی اللہ تعالیٰ عنہم became more anxious for the safety of Hazrat Abuzar Ghaffari رضی اللہ تعالیٰ عنہ and their eyes were filled with tears. Some requested the accusers to accept blood money. But they refused, saying, "Our demand is life for life."

تیسرے دن کا سورج نکلا۔ مدعی اور ضامن مسجد نبوی ﷺ میں موجود تھے۔ وہ مجرم کا انتظار کر رہے تھے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا صحابہ حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالی عنہ) کے انجام کے متعلق فکر مند ہونے لگے۔ جب صرف ایک گھنٹہ رہ گیا، دونوں مدعی آگے بڑھے اور اُنہوں نے حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالی عنہ) سے اپنے آدمی کا مطالبہ کیا۔

حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالی عنہ): کچھ دیر اور انتظار کرو، ابھی وقت ہے۔ اگر وہ واپس نہیں آتا تو میں انصاف کے لئے اس کی جگہ اپنی جان قربان کر دوں گا۔

خلیفہ: اگر قاتل واپس نہیں آتا تو قانون اپنے تقاضے پورے کرے گا۔

یہ سنتے ہی صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہ)، حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالی عنہ) کی سلامتی کے بارے میں مزید متفکر ہو گئے اور ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعض نے مدعیان سے خون بہا (دیت) کی رقم قبول کرنے کی درخواست کی۔ لیکن اُنھوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ "ہمارا مطالبہ جان کے بدلے جان ہے"۔

Paragraph # 7

(7) When the whole court was in a worried state of mind, the villager reached there perspiring from head to foot. As he entered, he saluted the Caliph and said, 'Allah be praised for His mercy I was able to make my uncle trustee of the gold. As you see I am right in time, do not delay the execution.'

جب تمام عدالت ایک پریشانی کی کیفیت میں تھی تو دیہاتی سرتا پاؤں پسینے میں شرابور وہاں پہنچا۔ جیسے ہی وہ داخل ہوا اس نے خلیفہ کو سلام کیا اور کہا "اللہ کے فضل سے میں اپنے چچا کو سونے کے لئے امین بنا سکا۔ جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ میں عین وقت پر پہنچا ہوں تو سزا پر عمل درآمد میں تاخیر مت کیجیے"۔

Paragraph # 8

(8) All the people present there were astonished at the honesty and faithfulness of the criminal.

وہاں موجود تمام لوگ مجرم کی ایمانداری اور وفاداری پر حیران تھے۔

Paragraph # 9

(9) *Hazrat Abuzar Ghaffari* رضی اللہ تعالی عنہ: Commander of the Faithful, the man was totally a stranger to me. I had never known or seen him before. But when out of all the bystanders, he selected me as his surety I could not but agree. If he had not returned, I would have gladly laid down my life for him.

Villager: Sir, when you agreed to stand as a surety for a stranger, it would be against all rules of manliness and chivalry to endanger your life to save mine.

Accusers: (of one accord) Commander of the Faithful! We forgive him. Let him live.

حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالی عنہ): اے امیر المومنین یہ شخص میرے لئے بالکل اجنبی تھا۔ میں اسے جانتا نہ تھا نہ کبھی اس سے ملا تھا۔ لیکن جب اس نے تمام حاضرین میں سے مجھے اپنے ضامن کے طور پر چنا تو میں رضامند ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اگر وہ واپس نہ آتا تو میں اس کے لیے خوشی سے اپنی جان قربان کر دیتا۔

دیہاتی: جناب، جب آپ ایک اجنبی کے لیے ضمانت دینے پر رضامند ہوگئے تو یہ مردانگی اور جرات کے تمام اصولوں کے خلاف تھا کہ میں اپنی زندگی بچانے کے لئے آپ کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا۔

مدعیان۔ (متفقہ طور پر) اے امیر المومنین ہم اُسے معاف کرتے ہیں اسے زندہ رہنے دیجئے۔

Paragraph # 10

(10) On hearing these words, the audience present in the court gave cries of joy and applause and the face of the Caliph beamed with pleasure as he said, "Young men, the blood money will be paid to you from the People's Treasury, and Allah will reward you for this goodness on the Day of Judgment."

یہ الفاظ سنتے ہی عدالت خوشی اور تحسین و آفرین کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ خلیفہ کا چہرہ بھی خوشی سے دمک اٹھا جب اُنہوں نے کہا "اے نوجوانو، تمہیں خون بہا (دیت) کی رقم بیت المال سے ادا کی جائے گی اور اللہ تعالی تمہیں اس نیکی کے بدلے قیامت کے دن اجر دے گا۔

Paragraph # 11

(11) *Accusers:* Commander of the Faithful, we forgive him as forgiveness is divine and, therefore, we respectfully refuse to accept any blood money.

مدعیان: امیر المومنین، ہم اُسے معاف کرتے ہیں کیونکہ معاف کردینا صفتِ الٰہی ہے اس لیے ہم نہایت ادب سے کسی قسم کی خون بہا(دیت) کی رقم لینے سے انکار کرتے ہیں۔